ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادارِ ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Wednesday 25 November 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 25 نومبر 2026 | شمارہ (291) | جلد (2)

مغربی بنگال کا نام ہوگا 'پشچم بنگ'، کابینہ سے ملی منظوری

آئندہ ماہ اسمبلی میں پیش ہوگی قرارداد

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 'ویسٹ بنگال' کا نام بدل کر 'پشچم بنگ' کرنے کی قرارداد 9 دسمبر کو ایوان میں پیش کی جائے گی۔ اسمبلی سے قرارداد پاس ہونے کے بعد اسے منظوری کے لیے مرکزی حکومت کے پاس بھیجا جائے گا۔



کولکاتا: 23 نومبر (ایجنسی) مغربی بنگال کی شناخت اب انگریزی میں 'ویسٹ بنگال' کے بجائے 'پشچم بنگا' کے طور پر درج کرانے کی تیاری ہے۔ وزیر اعلیٰ سوبندو ادھیکاری کی حکومت نے ریاست کے نام کو تمام زبانوں میں ایک طرح لکھنے کی سمت میں قدم بڑھایا ہے۔ پیر (23 نومبر) کو کابینہ کی میٹنگ کے بعد وزیر اعلیٰ نے اس کا اعلان کیا ہے۔ حکومت آئندہ اسمبلی اجلاس میں 9 دسمبر کو اس سلسلے میں ایک قرارداد لانے کی تیاری کر رہی ہے۔ اسمبلی اجلاس 4 دسمبر سے 14 دسمبر تک چلے گا۔ میٹنگ کے بعد سوبندو ادھیکاری نے کہا کہ 'ویسٹ بنگال' کا نام بدل کر 'پشچم بنگ' کرنے کی قرارداد 9 دسمبر کو ایوان میں پیش کی جائے گی۔ ان کے مطابق اسمبلی سے قرارداد پاس ہونے کے بعد اسے منظوری کے لیے مرکزی حکومت کے پاس بھیجا جائے گا۔ واضح رہے کہ بنگال کی تاریخ میں 1905 کا سال انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس وقت کے وائسرائے لارڈ کرزن نے 16 اکتوبر 1905 کو بنگال کی تقسیم کی تھی۔ اس کے تحت مشرقی بنگال اور آسام کو ملا کر الگ صوبہ بنایا گیا تھا۔ اس فیصلے کے خلاف بڑے پیمانے پر تحریک چلی تھی۔ 'سودیشی' تحریک نے زور پکڑا اور پورے ملک میں احتجاج کی آواز بلند ہوئی تھی۔ بالآخر 1911 میں برطانوی حکومت کو بنگال کی تقسیم منسوخ کرنی پڑی تھی۔ تاریخ کا دوسرا سب سے بڑا موڑ 1947 میں آیا جب ملک کی تقسیم کے ساتھ بنگال بھی 2 حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ مسلم اکثریتی مشرقی حصہ 'مشرقی پاکستان' بنا، جو 1971 میں آزاد بنگلہ دیش بنا۔ دوسری جانب ہندو اکثریتی مغربی حصہ ہندوستان کا حصہ بنا اور اسے ویسٹ بنگال یعنی مغربی بنگال کا نام دیا گیا۔ 15 اگست 1947 کے بعد یہ ہندوستان کے ایک الگ صوبے کے طور پر وجود میں آیا۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ نیا نہیں ہے۔ 2011 میں ممتا بنرجی کے اقتدار میں آنے کے بعد اس معاملے پر بحث تیز ہوئی تھی۔ ان کی حکومت نے ریاست کا نام تبدیل کر کے 'بنگلہ' کرنے کی قرارداد پیش کی تھی۔ 2018 میں اسمبلی نے اسے متفقہ طور پر منظور بھی کر لیا تھا۔ قرارداد میں مختلف زبانوں کے لیے الگ الگ ناموں کے بجائے یکساں شناخت کی مانگ کی گئی تھی۔ حالانکہ مرکزی حکومت نے اسے منظوری نہیں دی تھی۔ 2019 میں وزارت داخلہ نے راجیہ سبھا میں واضح کیا تھا کہ ریاست کا نام بدلنے کے لیے آئینی طریقہ کار پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ابھیشیک بنرجی کو کلکتہ ہائی کورٹ سے بڑی راحت

تین مقدمات اور 'سیوا شرے' معاملے میں 26 فروری تک تحفظ میں توسیع



کولکاتا، 23 نومبر (یو این)۔ ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کو کلکتہ ہائی کورٹ سے ایک بار پھر بڑی راحت ملی ہے۔ ریاست کے تین تھانوں میں درج ایف آئی آر اور 'سیوا شرے' پروجیکٹ سے متعلق معاملات میں عدالت نے ان کے عبوری تحفظاتی حکم کی مدت میں توسیع کر دی ہے۔ پیر کے روز جسٹس سوگت بھٹا چاریہ کی سنگل بنچ نے حکم دیا کہ ان معاملات میں ابھیشیک بنرجی کو حاصل عبوری تحفظ آئندہ 26 فروری تک برقرار رہے گا۔ اس مدت کے دوران پولیس ان کے خلاف کوئی بھی سخت کارروائی نہیں کر سکے گی۔ کولکاتا کے بھوانی پور تھانے اور جنوبی 24 پرگنہ کے کالی گھاٹ اور دشنو پور تھانوں میں ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھیں۔ اس سے پہلے 25 اگست کو جسٹس بھٹا چاریہ نے ان تینوں معاملات میں انہیں عبوری تحفظ فراہم کیا تھا، جس کی مدت 30 نومبر کو ختم ہونے والی تھی۔ اس کے علاوہ ابھیشیک بنرجی کے 'سیوا شرے' پروجیکٹ میں مبینہ بے ضابطگیوں کے سلسلے میں ڈائمنڈ ہاربر، دشنو پور اور روبندر نگر تھانوں میں جاری تحقیقات کے معاملے میں بھی عدالت نے حفاظتی حکم کی مدت بڑھا کر 26 فروری کر دی ہے۔ پیر کو سماعت کے دوران ریاستی حکومت کی جانب سے عدالت کو بتایا گیا کہ تحقیقات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ ریاست نے عدالت میں ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ بھی داخل کی اور ابھیشیک بنرجی کے حفاظتی حکم میں توسیع پر اعتراض ظاہر کیا۔ تاہم عدالت پہلے ہی واضح کر چکی تھی کہ تحفظ ملنے کے باوجود رکن پارلیمنٹ کو تحقیقات میں مکمل تعاون کرنا ہوگا۔ ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق، تحقیقاتی ایجنسی کی جانب سے طلب کیے جانے پر ابھیشیک بنرجی کو پیش ہونا ہوگا، بشرطیکہ انہیں 48 گھنٹے پہلے اطلاع دی جائے۔ اگر وہ تحقیقات میں تعاون نہیں کرتے ہیں تو ریاستی حکومت عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 2026 کے اسمبلی انتخابات میں ترنمول کانگریس کی شکست کے بعد ابھیشیک بنرجی کے خلاف مختلف الزامات کے تحت 16 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں، جنہیں انہوں نے عدالت میں چیلنج کیا ہے۔ دوسری جانب پیر کے روز ہی جسٹس بھٹا چاریہ نے گمراہات ویسٹ سے ترنمول کے رکن اسمبلی شمیم احمد کی جلد سماعت کی درخواست خارج کر دی۔ شمیم کے وکیل کشور دتہ نے معاملے کی فوری سماعت کی اپیل کی تھی، جس پر جج نے واضح کیا کہ معاملے کی سماعت فہرست کے مطابق ہی ہوگی اور فوری سماعت ممکن نہیں ہے۔

ہندوستان اور نیپال کے درمیان 8 معاہدوں پر دستخط، تعاون بڑھانے پر اتفاق



نئی دہلی: نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ کے دورۂ ہندوستان کے دوران دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے 8 مفاہمت ناموں (ایم او یوز) پر دستخط کیے گئے۔ ان معاہدوں میں خلائی ٹیکنالوجی، سکیورٹی ٹریننگ، سرکاری ملازمین کی صلاحیتوں میں اضافے، صحت، روایتی طب، پائیدار شہری ترقی اور زراعت سمیت کئی اہم شعبوں کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ معاہدے وزیر اعظم نریندر مودی اور نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ کے درمیان نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں ہونے والی دو طرفہ بات چیت کے بعد طے پائے۔ دونوں ممالک نے باہمی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے اور مختلف شعبوں میں اشتراک بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ خلائی ٹیکنالوجی اور مواصلات کے شعبے میں تعاون کے لیے ہندوستانی خلائی تحقیق ادارے (اسرو) اور نیپال کی وزارت اطلاعات و مواصلات کے درمیان ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ اس معاہدے کا مقصد جنوبی ایشیا سیٹلائٹ کے استعمال کے لیے سیٹلائٹ کمیونی کیشن نیٹ ورک قائم کرنا ہے۔ اس کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان مواصلاتی سہولتوں کو بہتر بنانے اور خلائی ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کے امکانات بڑھیں گے۔ پولیس اور فارنسک سائنس کے شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بھی دو معاہدے کیے گئے۔ پہلا معاہدہ گجرات کے گاندھی نگر میں واقع نیشنل فارنسک سائنسز یونیورسٹی (این ایف ایس یو) اور نیپال پولیس کے کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ کے درمیان ہوا۔ اس کے تحت تعلیمی سرگرمیوں، تحقیق اور متعلقہ شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ دوسرا معاہدہ ہندوستان کی راشٹریہ رکشا یونیورسٹی (آر آر یو) اور نیپال کی میٹروپولیس پولیس اکیڈمی (این پی اے) کے درمیان طے پایا۔ اس کا مقصد پولیس کی تربیت، پیشہ ورانہ مہارت اور سکیورٹی سے متعلق شعبوں میں تعاون کو وسعت دینا ہے۔ صحت کے شعبے میں بھی دونوں ممالک نے دو اہم مفاہمت ناموں پر دستخط کیے۔ پہلے معاہدے پر ہندوستان کی وزارت صحت و خاندانی بہبود اور نیپال کی وزارت صحت و تغذائی تحفظ کے درمیان دستخط ہوئے۔ اس کے تحت صحت اور طبی خدمات کے شعبوں میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ دوسرا معاہدہ آیورویدہ اور دیگر روایتی طریقہ ہائے علاج کے شعبے میں تعاون سے متعلق ہے۔ اس کے ذریعے روایتی طب کے میدان میں دونوں ممالک کے درمیان تجربات، معلومات اور مہارت کے تبادلے کی راہ ہموار ہوگی۔ ان معاہدوں کو دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان کثیر الجہتی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کی ایک اہم کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ خلائی ٹیکنالوجی سے لے کر صحت، پولیس ٹریننگ اور شہری ترقی تک مختلف شعبوں میں تعاون سے دونوں ممالک کو باہمی ترقی اور عوامی فلاح کے نئے مواقع ملنے کی امید ہے۔

بنگال ایس آئی آر: سپریم کورٹ نے ٹریبونل کی تعداد بڑھانے کی دی ہدایت، انتخابی حلقوں کو ترجیح دینے کا حکم



نئی دہلی: 23 نومبر (ایجنسی) سپریم کورٹ نے مغربی بنگال ایس آئی آر معاملہ پر سماعت کرتے ہوئے اپیلوں کو تیز اور شفاف انداز میں نمٹانے کے لیے اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ اپیل ٹریبونل کی تعداد بڑھائی جائے تاکہ معاملوں کا نمٹارا جلد ہو سکے۔ عدالت نے نام جوڑنے (انکلوزن) اور نام ہٹانے (ایکسکلوزن) سے متعلق اپیلوں کو الگ الگ زمرے میں تقسیم کرنے کے لیے کہا ہے، اور اس کے ساتھ ہی نام جوڑنے کے معاملوں کو ترجیح دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے لوگوں کی سہولت اور معاملوں کے فوری حل کے لیے کولکاتا کے کئی حصوں میں ٹریبونل قائم کرنے کو کہا ہے۔ سپریم کورٹ نے مقامی بلدیہ انتخابات کو توجہ میں رکھتے ہوئے 7 میونسپل کارپوریشن حلقوں کی زیر التوا اپیلوں کی شناخت کرانے ترجیحی بنیاد پر نمٹانے کی ہدایت بھی دی ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا ہے کہ جن لوگوں کو ووٹر لسٹ میں نام نہ ہونے کے سبب سرکاری فلاحی منصوبوں کا فائدہ نہیں دیا جا رہا ہے، وہ ہائی کورٹ جا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ عدالت نے یہ حکم تب صادر کیا ہے جب مجموعی طور پر 38 لاکھ اپیلوں میں سے 22 لاکھ اپیلیں ان ووٹرز کی ہیں، جنھیں ایس آئی آر کے دوران ووٹر لسٹ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے ہفتہ کے روز واضح کیا تھا کہ جن ووٹرز کے نام ایس آئی آر کے دوران ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں نہیں ہیں، وہ اپنا نام حتمی ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے فارم 6 جمع کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ان پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، بھلے ہی وہ پہلے سے رجسٹرڈ نہ ہوں۔ یہ وضاحت ان ووٹرز کے خدشات کو دور کرنے کے لیے ہے جو پہلے سے رجسٹرڈ تھے، لیکن ایس آئی آر مکمل کے بعد شائع ہوئی ڈرافٹ لسٹ میں ان کے نام نہیں ملے۔

کرناٹک حکومت سرمایہ کاری راغب کرنے اور صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے پرعزم: ڈی کے شیوکمار



موٹوماچی (جاپان)، 23 نومبر (یو ایس)۔ کرناٹک حکومت ریاست میں نئی سرمایہ کاری راغب کرنے کے ساتھ ساتھ بنگلورو سے باہر بھی صنعتی ترقی کو وسعت دینے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ بات وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہی۔ وزیر اعلیٰ دفتر کے شعبۂ ذرائع ابلاغ کی جانب سے پیر کو جاری ایک بیان کے مطابق، ریاست میں سرمایہ کاری راغب کرنے کی مہم کے تحت وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے بڑے اور متوسط صنعتوں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور تجارت کے وزیر ایم بی پاٹل اور اپنے وفد کے ساتھ جاپان کے موٹوماچی میں واقع ٹویوٹا موٹار کارپوریشن کے کارخانے کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے کمپنی کے اعلیٰ عہدیداروں سے بات چیت بھی کی۔

ملاقات کے دوران کرناٹک میں نئی سرمایہ کاری راغب کرنے، ریاست کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے ایک اہم مرکز کے طور پر کرناٹک کی حیثیت کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے ٹویوٹا کے 'گلوبل اسکل اپ' پروگرام کے تحت جاپان میں خصوصی تربیت حاصل کرنے والے نوجوانوں سے بھی ملاقات کی۔ انہوں نے نوجوانوں سے جاپان میں تربیت کے دوران حاصل ہونے والے تجربات کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور انہیں اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھانے، اپنی تکنیکی صلاحیتوں اور مہارت میں اضافہ کرنے اور مستقبل میں کرناٹک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت کے 'ہیوٹر بنگلورو' منصوبے کے ذریعے صنعتی ترقی، سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع کو دارالحکومت سے باہر کے علاقوں تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ حکومت ریاست کے تمام علاقوں میں متوازن صنعتی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ صنعتوں کو راغب کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور بنگلورو سے باہر اقتصادی امکانات کو وسعت دینا ریاستی حکومت کی سرمایہ کاری مہم کے اہم مقاصد ہیں۔ اس کے ذریعے کرناٹک کے ہر علاقے کو ریاست کے ترقیاتی سفر میں شراکت دار بنانے کی کوشش کی جاری ہے۔

موٹھا باڑی معاملہ: این آئی اے نے سابق وزیر سیمنہ یاسمین اور ان کے شوہر سے کی پوچھ گچھ، رکن اسمبلی نے سیاسی عداوت کا الزام لگایا



کولکاتا، 23 نومبر (یو ایس)۔ مغربی بنگال کے معروف موٹھا باڑی معاملے کی تحقیقات کے سلسلے میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے ریاست کی سابق وزیر اور سوجاپور سے ترنمول کانگریس کی رکن اسمبلی سیمنہ یاسمین کو ایک بار پھر طلب کیا ہے۔ پیر کی صبح سیمنہ یاسمین اپنے شوہر محمد محبوب عالم کے ساتھ نیو ٹاؤن واقع این آئی اے کے دفتر پہنچیں، جہاں دونوں سے پوچھ گچھ کی گئی۔ دفتر میں داخل ہونے سے پہلے سیمنہ یاسمین نے تحقیقاتی ایجنسی کے رویے پر سخت ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موٹھا باڑی کے واقعے سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے، اس کے باوجود سیاسی مقاصد کے تحت انہیں اور ان کے خاندان کو بار بار نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سابق وزیر نے کہا کہ کئی لوگوں کو بار بار بلایا جا رہا ہے۔ اس واقعے سے ہمارا کسی بھی طرح کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم پہلے بھی یہ بات واضح کر چکے ہیں، اس کے باوجود ہمیں دوبارہ پوچھ گچھ کے لیے بلایا گیا ہے۔ یہ معاملہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات سے قبل ضلع مالدہ میں پیش آئے ایک بڑے واقعے سے متعلق ہے۔ گزشتہ یکم اپریل کو مالدہ کے کالیا چک-2 بلاک دفتر میں ایس آئی آر کے عمل کے تحت کام پر تعینات سات عدالتی افسران کو مبینہ طور پر گھیر کر یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ اس دوران افسران کی گاڑیوں پر حملے کے الزامات بھی عائد کیے گئے تھے۔ علاقے میں کشیدگی بڑھنے پر مرکزی فورسز نے موقع پر پہنچ کر تمام عدالتی افسران کو بحفاظت باہر نکالا تھا۔

سپریم کورٹ کا سو سال پرانی مسجد کو منہدم کرنے کے خلاف دائر عرضی پر سماعت سے انکار



نئی دہلی، 23 نومبر (یو ایس)۔ سپریم کورٹ نے اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں سو سال پرانی ایک مسجد کو منہدم کیے جانے کے خلاف دائر عرضی پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے عرضی گزار کو الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عرضی میں کہا گیا تھا کہ اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں سو سال پرانی ایک مسجد کو منہدم کرنا، بلڈوزر کے استعمال سے متعلق 2024 کے ایک اہم فیصلے میں سپریم کورٹ کی جانب سے وضع کردہ انہدام سے متعلق رہنما اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ الزامات کی براہ راست جانچ کرنے سے انکار کرتے ہوئے عدالت نے عرضی گزار سے متعلقہ ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کو کہا۔ عدالت نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی کا ہر معاملہ براہ راست سپریم کورٹ کے سامنے نہیں لایا جا سکتا۔ عدالت نے کہا کہ انہدام سے متعلق رہنما اصولوں کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں، اس کا فیصلہ کرنے کے لیے واقعے سے متعلق حقائق اور حالات کا جائزہ لینا ضروری ہوگا۔ یہ کام متعلقہ ہائی کورٹ کے ذریعے کیا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔ عدالت نے واضح کیا کہ وہ تو تین عدالت کی کارروائی میں لگائے گئے الزامات کی حقائق کی بنیاد پر جانچ نہیں کر سکتی۔ تاہم، عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر ہائی کورٹ معاملے کی جانچ کے بعد یہ پاتی ہے کہ سپریم کورٹ کی ہدایات کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کے مناسب نتائج برآمد ہوں گے۔

سبز چائے کے پتوں سے بننے والا مشروب 'ماچا' جسے چکھنے کے لیے نوجوان قطاروں میں کھڑے رہتے ہیں



امیر احمد

اگر آپ نے ابھی تک اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کسی کی سبز رنگ کی چائے یا کافی پیتے تصاویر نہیں دیکھی تو شاید آپ کو اپنی سوشل فیڈ ریفریش کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم جس سبز رنگ کی چائے یا کافی کی بات کر رہے ہیں اسے 'ماچا' کہا جاتا ہے۔ آج کل سوشل میڈیا پر اس کی بہت دھوم ہے اور ٹک ٹاک سے لے کر انسٹاگرام تک انفلوئنسرز نے اس مشروب کی بہت تشہیر کی ہے اور جنریشن زی مختلف کیفوں کے باہر اس مشروب کا ذائقہ چکھنے کے لیے قطاروں میں کھڑے ہیں۔ مگر ماچا کوئی نئی چیز نہیں بلکہ جاپان میں یہ صدیوں سے بڑے پیمانے پر تیار کی جاتی ہے۔ ماچا دراصل چائے کے سبز پتوں کو پیس کر بنایا گیا پاؤڈر ہے۔

جاپان میں اس پاؤڈر کو گرم پانی یا دودھ میں ڈال کر روایتی مشروب بنایا جاتا ہے جسے مختلف تقاریب میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ جاپانی ثقافت کا حصہ ہے۔

حالیہ برسوں میں اس سبز رنگ کے پاؤڈر کے استعمال میں ایک جدت آئی اور اب اسے باٹ اور آئس لائیز، میٹھے پکوانوں اور حتیٰ کے سکن کیئر پراڈکٹس میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

ماچا سبز چائے کی ایک قسم ہے جو کیمیلیا سینینسس نامی چائے کے پودے کے پتوں سے بنی۔ عام سبز چائے جسے کھلے پتوں یا ٹی بیگز سے تیار کیا جاتا ہے ماچا کو ان سبز پتوں کو باریک پیس کر پاؤڈر کی شکل میں گرم پانی یا دودھ میں ڈالا جاتا ہے۔

کینیڈین ماہر غذائیت میرانڈا گالاٹی کا کہنا ہے کہ 'سبز چائے کے صحت کے فوائد کے بارے میں تو ہمیں علم ہے مگر ماچا اس کی زیادہ بہتر شکل ہے اور اس کے فوائد کے بارے میں ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔'

لیکن جیسا سوشل میڈیا پر دکھایا جا رہا ہے کیا ماچا ہمارے لیے اتنا مفید بھی ہے؟ ماچا کے صحت سے متعلق فوائد

ماچا اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہے، اینٹی آکسیڈنٹس آپ کے جسم کے خلیے یا سیلز کو نقصان پہنچنے سے روکنے میں مددگار ہوتے ہیں اور یہ خطرناک یا دائمی بیماریوں کے خطرے کو کم کرتا ہے۔

جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول کی کوکوک یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی جانب سے شائع کی جانے والی ایک تحقیق میں کہا گیا کہ ماچا میں عام سبز چائے کے مقابلے میں دس گنا زیادہ اینٹی آکسیڈنٹس ہوتے ہیں۔

سبز چائے اور ماچا میں معمولی فرق ہی ہے کیونکہ سبز چائے اینٹی آکسیڈنٹس کے باعث وزن کم کرنے میں مدد دیتی ہے، تحقیق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سبز چائے آپ کا میٹابولزم یعنی خوراک ہضم کرنے کے عمل کو بہتر کرتی ہے اور چربی پگھلانے میں مدد دیتی ہے۔

عمومی طور پر ماچا کے ایک چمچ پاؤڈر میں 38 ملی گرام سے 176 ملی گرام تک کیفین پائی جاتی ہے جو یہ عام یا روایتی چائے کے ایک کپ میں پائی جانے والی کیفین کی مقدار سے کم ہے۔

تاہم ماہر غذائیت گالاٹی کا کہنا ہے کہ ماچا کو کافی کے مقابلے میں زیادہ 'پرسکون اثر' رکھنے والا مشروب سمجھا جا رہا ہے اور اس کی وجہ اس میں ایل تھینین نامی مادے کا ہونا ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ 'ماچا میں موجود امینو ایسڈ اعصابی نظام کے لیے فوائد کا حامل ہو سکتا ہے، جس سے تناؤ سے نجات، اضطراب میں آسانی اور بے خوابی کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔'

کچھ مطالعوں میں ماچا میں موجود چند اجزا یا مادوں جن میں کیفین، اینٹی آکسیڈنٹس، کلوروفل اور ایل تھینین شامل ہیں، کو دماغ کے لیے بھی بہتر قرار دیا گیا۔ کیفین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ سینٹرل نروس سسٹم یعنی اعصابی نظام پر اثر کرتا ہے اور انسانی جسم میں میٹابولزم کو بڑھاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ آپ کی یادداشت اور چوکنا رہنے کی صلاحیت کو بہتر کرتی ہے۔

جاپان کی شی زوکا یونیورسٹی میں کی گئی تحقیق میں یہ تجویز دی گئی ہے کہ ماچا کے انسانی صحت سے متعلق دیگر فوائد بھی ہیں۔ نیشنل لائبریری آف میڈیسن میں شائع تحقیق جس میں 12 بزرگ افراد جن میں دو مرد اور دس خواتین شامل تھیں کو روزانہ دو ماہ کے لیے دو گرام سبز چائے کا پاؤڈر یعنی ماچا کا استعمال کروایا گیا اور اس کے نتیجے میں ان کے دماغی نظام میں بہتری ظاہر ہوئی۔

مگر زیادہ استعمال اچھا نہیں

ایسی تمام چیزیں جن میں کیفین موجود ہوں ان کے استعمال میں اعتدال کا کہا جاتا ہے اور ایسا ہی کچھ ماچا کے استعمال میں بھی تجویز کیا گیا کہ اس کو اعتدال کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

کیونکہ ماچا میں سبز چائے سے زیادہ کیفین کی مقدار موجود ہے اور کیفین کے زیادہ استعمال سے صحت پر برے اثرات پڑ سکتے ہیں جیسا کہ اضطرابی کیفیت کا ہونا، بے خوابی اور دل کی دھڑکن کا بڑھ جانا۔ کیفین آپ کو چوکنا یا چست کرتی ہے جسے عموماً ایک فائدہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے تاہم اس کا بہت زیادہ استعمال آپ کے جسم میں ایڈریلین رش پیدا کرتا ہے یعنی ایسی کیفیت جس میں عارضی طور پر تو آپ بہت توانا اور پرجوش محسوس کرتے ہیں مگر بعد ازاں آپ کو اضطراب یا تناؤ محسوس ہو سکتا ہے۔

بالغوں کے لیے روزانہ کیفین کے استعمال کی تجویز کردہ مقدار چار سو ملی گرام ہے یعنی آپ کو دن میں ایک یا دو کپ سے زیادہ ماچا نہیں پینا چاہیے۔

کافی: وہ 'انقلابی' مشروب جس کے رواج نے تاریخ کا رخ بدل دیا



آندرے بیئر ناتھ

دنیا بھر میں روزانہ کی بنیاد پر دو ارب کپ سے زیادہ کافی پی جاتی ہے۔

اس انڈسٹری کی ایسوسی ایشنز کے اعداد و شمار کے مطابق چند منٹ میں جب آپ یہ تحریر مکمل پڑھ لیں گے تو دنیا کے تقریباً ایک کروڑ لوگ اس وقت تک یہ گرم مشروب پی چکے ہوں گے۔ بعض مصنفین اور محققین کے مطابق کافی، روشن اور سرمایہ داری کے خیالات کو جنم دینے والے نظریات پر اثر انداز ہوئی لیکن ایتھوپیا میں اگنے والی اس ایک جھاڑی کے پھل میں دنیا کی دلچسپی کیسے بنی؟ اور کیا اسے باقاعدگی سے پینے کی عادت آپ کی صحت کے لیے اچھی ہے یا بری؟ چرواہا، اس کی بکریاں اور کافی روایات میں ملتا ہے کہ مشرقی افریقہ کے موجودہ ملک ایتھوپیا میں رہنے والے ایک چرواہے نے مشاہدہ کیا کہ اس کی بکریاں کافی کے درخت کا پھل کھانے کے بعد زیادہ خوش اور متحرک نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد وہاں کے مقامی افراد نے اس نرم اناج کو براہ راست کھانا شروع کر دیا۔ کچھ روایات کافی کے پودے کے پتوں سے چائے بنانے کے قدیم رواج کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں۔ برازیلین کافی انڈسٹری ایسوسی ایشن (اے بی آئی سی) کے مطابق کافی کا پہلا تحریری ریکارڈ یمن سے ملتا ہے اور چھٹی صدی عیسوی کا ہے۔ اے بی آئی سی کے مطابق 'عربوں نے کافی لگانے اور تیار کرنے کی تکنیک میں تیزی سے مہارت حاصل کر لی۔ پودوں کو کاوے کہا جاتا تھا اور مشروب کو قہوہ یا کاہو کہا جاتا تھا۔ اس کا عربی میں مطلب 'طاقت' ہے۔ 15 صدیاں پہلے اس دور میں اس پودے کے کچھ حصوں کو دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ راہبوں نے بھی رات کی عبادت میں جاگنے کے لیے اس کا استعمال شروع کر دیا تھا لیکن آج کل استعمال ہونے والی بھنی اور پسی ہوئی کافی 14 ویں صدی میں منظر عام پر آئی۔

اگلی دہائیوں میں یورپ اور مشرق وسطیٰ میں قابض طاقتوں کی طرف سے مقامی لوگوں کے ساتھ سماجی تعلقات بنانے کے لیے کافی کو پینے اور پلانے کا رواج شروع ہو گیا۔ اس کی شروعات ترکی سے ہوئی جہاں دنیا کی پہلی کافی کی دکان کھلی۔ شاعر، فلسفی، ادیب اور دیگر دانشوروں نے ابتدا میں اس رواج کو اپنایا اور یہ ہمیں اگلے موضوع پر لاتا ہے۔ مشروب جو جدید فکر کا گہوارہ بنا کافی کی مقبولیت کی تاریخ نے کچھ مصنفین کو اس مشروب کو اہم نظریات کی نشوونما کا کریڈٹ دیا۔ وہ نظریات جنھوں نے آنے والی صدیوں تک دنیا پر اپنا اثر چھوڑا۔ مثال کے طور پر جرمن فلسفی اور ماہر عمرانیات یورگن ہیبر ماس نے 17 ویں اور 18 ویں صدی کے دوران برطانیہ اور جرمنی میں کافی ہاؤسز کے کردار کو ان جگہوں کے طور پر اجاگر کیا جہاں بحث و مباحثے اور بات چیت ہوتی تھی۔

چائے یا کافی، آپ کے لیے کیا بہتر ہے؟



برطانوی لوگ چائے نوش کرنا پسند کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ میں روزانہ ساڑھے سولہ کروڑ چائے کے کپ پیے جاتے ہیں، اس کے بعد کافی کا نمبر آتا ہے جو روزانہ کے حساب سے ساڑھے نو کروڑ کپ بنتے ہیں۔ بعض اوقات ہم ان میں سے کسی ایک کو یہ سوچ کر ترجیح دیتے ہیں کہ کیا زیادہ صحت مند ہے، یا کیا ہمیں زیادہ پرسکون رکھے گا یا ہوش میں رکھے گا، یا کس کے مضر اثرات کم ہو سکتے ہیں۔ لیکن ذاتی پسند یا ناپسند کے علاوہ کافی اور چائے کے درمیان انتخاب کرنے کے کچھ حقیقی اسباب بھی ہیں۔

جاگے جاگے رہنا!

چائے اور کافی میں کیفین کی مقدار مختلف ہوتی ہے اور اس کی مقدار کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ کون سی پیالی میں کتنی طاقتور اجزا والی چائے یا کافی ہے، کون سی قسم ہے، یا یہ کس طرح تیار کی گئی ہے۔ تاہم کافی میں عموماً کیفین کی مقدار چائے کی ایک کپ کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ عام فہم مفروضوں کی بنیاد پر کہ کیفین سے ہم زیادہ بیدار رہتے ہیں، کافی ہمیں جگائے رکھنے کے لیے زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ لیکن کچھ ریسرچز کہتی ہیں کہ یہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ عموماً کم مقدار کی کافی کے ایک کپ میں اتنی کیفین (40 سے 300 ملی گرام) ہوتی ہے جو ہمارے جاگتے رہنے، ہوشیار رہنے یا فوری ردعمل ظاہر کرنے کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے، تاہم اس کے ہماری یادداشت، موازنہ کرنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیتوں پر اثرات ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔ اس بارے میں شواہد ملتے ہیں کہ چائے کا ایک کپ اگر باقاعدگی کے ساتھ پیا جائے تو اس کے اندر موجود 'ایل-تھیانائن' نامی امائینو ایسڈ کیفین کے ساتھ مل کر ہمارے جسم پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ ریسرچز سے پتہ چلا ہے کہ یل-تھیانائن کیفین کے ساتھ ایک تعامل کرتی ہے جو توجہ دینے اور خلفشار کو نظر انداز کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ اس لیے اگر آپ چائے کے کپ سے اپنے میں بیدار رہنے کے زیادہ مثبت اثرات محسوس کر رہے ہیں تو آپ صحیح ہیں! لیکن اتنا زیادہ ہوشیار یا بیدار رہنے کا مضر اثر کیا ہو سکتا ہے جو آپ ایک قیمت کے طور پر ادا کریں گے۔ نیند پر ریسرچ کرنے والے سائنسدان میٹ واکر کہتے ہیں کہ آپ نے جو کیفین پی ہوگی اس کا نصف آپ کے جسم میں پانچ چھ گھنٹوں کے بعد بھی موجود رہے گا، اور دس یا بارہ گھنٹوں کے بعد اس کیفین کا چوتھائی حصہ موجود رہے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ شاید آپ کو نیند جلدی آنے یا دیر تک جاگتے رہنے کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ میٹ واکر کہتے ہیں کہ کچھ لوگ مجھے بتاتے ہیں کہ وہ رات کے کھانے کے ساتھ ایسپریسو نوش کرتے ہیں اور آرام سے سو جاتے ہیں۔ تاہم واکر مزید کہتے ہیں کہ کیفین آپ کی صحت افزا گہری نیند میں کمی لا سکتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہو سکتا ہے کہ آپ اگلی صبح بہت جلدی جاگیں اور آپ اپنے آپ کو تر و تازہ محسوس نہ کریں۔ ایک ریسرچ کے مطابق، چائے کا ایک کپ اتنی ہی بیداری پیدا کرتا ہے جتنی کہ ایک کافی کا کپ کرتا ہے باوجود اس کے اس میں کیفین کی مقدار کم ہوتی ہے، لیکن تب بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے آپ کی معمول کی نیند میں خلل پڑے۔ دونوں صورتوں میں آپ کے لیے بہتر مشورہ ہوگا کہ رات کو سونے سے پہلے کیفین کی زیادہ مقدار والی چائے یا کافی پینے کی مقدار کو ایک حد میں رکھیں (خاص کر ایسے گرم مشروبات کو جن میں محرک عناصر زیادہ مقدار میں ہوں)۔

سکون دینے والی چائے کی پیالی

کچھ لوگ اپنے آپ کو پرسکون رکھنے کے لیے ہلکی پھلکی دھیمی آواز سننے کے بجائے گرم مشروب پینا پسند کرتے ہیں۔ یونیورسٹی آف لندن کے شعبہ وبائی امراض اور صحت عامہ کے پروفیسر اینڈریو سٹیپٹو کہتے ہیں کہ ایک تحقیق کے مطابق سیاہ چائے (بلیک ٹی) پینے سے دن بھر کے کام کاج کی تھکن کے دباؤ کو کم کرنے میں تیزی سے مدد مل سکتی ہے۔ تاہم وہ مزید کہتے ہیں کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے کہ چائے کے وہ کون سے اجزا ہیں جو دباؤ سے بہتر حالت میں لانے اور پرسکون بنانے کا سبب بنے۔ کافی کے ذہنی دباؤ پر کیسے اثرات بنتے ہیں اس بارے میں بہت کم ریسرچ ہوئی ہے، تاہم جتنی بھی ریسرچ ہوئی ہیں ان کے مطابق طبیعت میں زیادہ اضطرابی کیفیت کا کیفین کی مقدار سے ایک تعلق بنتا ہے۔ برطانوی صحت کے قومی ادارے، این ایچ ایس، کے مطابق کافی کی زیادہ مقدار پینے

کیا مصنوعی ذہانت برفانی تیندوے کو معدومیت سے بچا سکتی ہے؟



لولی دنیا میں موجود چار سے چھ ہزار تیندوے میں سے ایک ہے

لولی دنیا میں موجود چار سے چھ ہزار تیندوے میں سے ایک ہے جسے 12 سال قبل بچایا گیا تھا

ازادہ موشیری، عثمان زاہد اور کامل دایان خان

برفانی تیندوے غراتے نہیں ہیں۔ اس لیے جب ہم اس خطرناک شکاری میں سے ایک کی طرف بڑھے تو وہ بلی کی طرح آواز نکال رہی تھی۔ لولی نامی اس تیندوے کے بچے کو 12 سال قبل پاکستان کے زیر انتظام گلگت بلتستان میں اس وقت بچایا گیا تھا جب وہ یتیم ہو گیا تھا۔

اسے جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے عملے نے برسوں تک کھانا کھلایا۔ اب یہ مادہ تیندوا یہ نہیں جانتی کہ جنگل میں اسے کیسے شکار کرنا ہے، اس لیے اسے آزاد بھی نہیں کیا جا سکتا۔

لولی کی نگرانی کرنے والے تہذیب حسین ہمیں بتاتے ہیں کہ 'اگر ہم اسے آزاد کر دیتے ہیں تو وہ کسی کسان کی بھیڑوں پر حملہ کرے گی اور (نتیجتاً) ہلاک ہو جائے گی۔'

ورلڈ وائیڈ فنڈ فار نیچر (ڈبلیو ڈبلیو ایف) کا کہنا ہے کہ حفاظت کے قوانین کے باوجود ہر سال 221 سے 450 کے درمیان برفانی تیندوے مارے جاتے ہیں اور اس وجہ سے گذشتہ دو دہائیوں میں ان کی عالمی آبادی میں 20 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

ان میں سے نصف سے زیادہ کی اموات مویشیوں کے نقصان کے بدلے میں ہوئی ہیں۔ یعنی اگر کوئی تیندوا کسی مویشی پر حملہ کرتا ہے تو انسان اس کے بدلے میں اس کا شکار کر لیتے ہیں۔

سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ اب جنگل میں صرف 000.4 سے 000.6 کے درمیان برفانی تیندوے باقی بچے ہیں اور ان میں سے تقریباً 300 پاکستان میں ہیں۔ اس طرح پاکستان ان برفانی تیندووں کے لیے دنیا کی تیسری بڑی آبادی ہے۔

برفانی تیندووں کو درپیش پریشان کن رجحانات کو تبدیل کرنے کے لیے ڈبلیو ڈبلیو ایف نے پاکستان کی لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (لمز) کی مدد سے مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے چلنے والے کیمرے تیار کیے ہیں۔

ان کا مقصد برفانی تیندووں کی موجودگی کا پتہ لگانا اور ٹیکسٹ میسج کے ذریعے گاؤں والوں کو خبردار کرنا ہے کہ وہ اپنے مویشیوں کو محفوظ مقام پر لے جائیں۔

ان کیمروں کو ایک پول پر نصب کیا گیا ہے جس کے اوپر سولر پینل لگا ہوا ہے۔ یہ کیمرے بنجر اور ناہموار پہاڑوں کے درمیان تقریباً 000.3 میٹر (843.9 فٹ) کی بلندی پر لگائے گئے ہیں۔

ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان کے تحت جانوروں کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے آصف اقبال کہتے ہیں کہ 'یہ برفانی تیندووں کا علاقہ' ہے۔ وہ ہمیں کچھ اور قدم آگے لے جاتے ہیں اور زمین پر موجود ان کے پنجوں کے نشانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'یہ بالکل نئے ہیں۔'

آصف کو امید ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کیمرے نے برفانی تندوں کی موجودگی کے مزید شواہد ریکارڈ کیے ہیں اور یہ کہ مصنوعی ذہانت کا یہ سافٹ ویئر کام کر رہا ہے۔ یہ سافٹ ویئر انسانوں، دوسرے جانوروں اور برفانی تیندووں میں فرق کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

آزمائش اور غلطی

بی بی سی اردو کی خبروں اور فیچرز کو اپنے فون پر حاصل کریں اور سب سے پہلے جانیں پاکستان اور دنیا بھر سے ان کہانیوں کے بارے میں جو آپ کے لیے معنی رکھتی ہیں

ڈبلیو ڈبلیو ایف فی الحال اس نظام کے تحت نصب کیے گئے 10 کیمروں کی جانچ کر رہا ہے جو گلگت بلتستان کے تین گاؤں میں نصب کیے گئے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے اس ماڈل کو ترتیب دینے میں تین سال لگے ہیں۔ یہ اگرچہ پوری درستگی سے شناخت نہیں کرتا لیکن اس کی کارکردگی متاثر کن ہے۔

اپنے دورے کے دوران جب ہم پہاڑ سے نیچے آئے تو آصف نے اپنا کمپیوٹر نکالتے ہوئے مجھے ایک ڈیش بورڈ دکھایا۔ ان کے لیپ ٹاپ پر اس مصنوعی ذہانت والے پروگرام کے ذریعے حاصل کردہ کچھ تصاویر تھیں۔ ان میں میری بھی چند تصاویر تھی اور درستگی کے ساتھ یہ بتایا گیا تھا کہ میں ایک انسان ہوں۔ لیکن جب ہم نے چند مزید تصاویر دیکھیں تو ایک تصویر میں مجھے ایک انسان اور جانور دونوں کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ میں نے ان تصاویر میں ایک سفید رنگ کی موٹی فلیس پہن رکھی تھی اس لیے میں نے پروگرام کی طرف سے مجھے بھی چیتا قرار دینے کی غلطی کو معاف کر دیا۔

پھر آصف نے مجھے پیسہ وصول تصاویر دکھائی جن میں سے ایک میں ایک برفانی تیندوا جس کی چند راتوں پہلے تصویر حاصل کی گئی تھی۔ انھوں نے بعد ازاں ایک ہفتے قبل حاصل کردہ ایک اور تصویر دکھائی جس میں ایک برفانی تیندوے نے اپنی قریبی چٹان کے ساتھ دم اٹھا رکھی ہے۔ آصف کہتے ہیں کہ 'یہ ایک مادہ تیندوا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنے علاقے کی حد بندی کر رہی ہے۔'

انڈیا میں افریقہ سے لائے گئے چیتے کیوں مر رہے ہیں؟

15 جولائی 2023

مجرموں کو چھوڑ کر جنگل میں چیتوں کا پیچھا کرنے والی وکیل

18 جنوری 2025

چیتوں کو پانی پلانے والا شخص ویڈیو وائرل ہونے کے بعد مشکل میں

8 اپریل 2025

تیندوے کے حملے روکنے کے لیے سر پر ماسک پہننے کا مشورہ: 'میری بیٹی نے چلا کر کہا کہ ماں دیکھو یہ کوئی جانور ہے'

15 جنوری 2025

پتھریلے اور بلند پہاڑی علاقوں میں کیمرے لگانے میں بہت زیادہ مشکل پیش آئی اور اس کے لیے متعدد تجربات کیے گئے۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف نے کئی قسم کی بیٹریوں کے ساتھ تجربہ کیا یہاں تک کہ اسے ایک ایسی بیٹری مل گئی جو سخت سردیوں کا بھی مقابلہ کر سکتی تھی۔ جانوروں کے گزرتے وقت روشنی کی عکاسی کرنے سے بچنے کے لیے ایک مخصوص پینٹ کا انتخاب کیا گیا۔

اگر علاقے میں موبائل سروس کام نہ کرے تو بھی یہ ڈیوائس اپنے اندر موجود سٹوریج میں ڈیٹا کی ریکارڈنگ اور تصاویر کھینچنا جاری رکھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس پر کام کرنے والی ٹیم کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ کچھ ایسے مسائل ہیں جن کو وہ آسانی سے حل نہیں کر سکتے ہیں۔

اگرچہ انھوں نے نصب کیے جانے والے کیمرے کے لینس کو دھاتی باکس کے ذریعے محفوظ بنا لیا تھا لیکن لینڈ سلائیڈنگ سے تباہ ہونے والے سولر پینلز کو انھیں تبدیل کرنا پڑتا ہے۔

کیمرے میں قید ایک مادہ چیتا جو اپنے علاقے کو نشان زد کر رہی ہے

معاشرے میں شکوک و شبہات

خیال رہے کہ صرف ٹیکنالوجی کی وجہ سے مسائل پیدا نہیں ہوئے۔ مقامی کمیونٹی کو بھی اس نظام کو قبول کروانا ایک چیلنج رہا ہے۔ شروع میں لوگ اس بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا تھے کہ آیا یہ منصوبہ ان کی یا برفانی تیندووں کی مدد کر بھی سکتا ہے۔

آصف کہتے ہیں کہ 'ہم نے دیکھا کہ کچھ تاریں کٹی ہوئی تھیں۔ اور کچھ کیمروں پر لوگوں نے کمبل ڈال دیے تھے۔'

تحقیقاتی ٹیم کو مقامی ثقافت اور خواتین کے پردے کا بھی خیال رکھنا تھا۔ اس لیے کیمروں کو ہٹانا پڑا کیونکہ اس جگہ سے خواتین اکثر گزرتی تھیں۔

کچھ دیہاتوں کو ابھی تک رضامندی اور رازداری کے فارم پر دستخط کرنا ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ابھی تک ان کے علاقے میں ٹیکنالوجی کو متعارف نہیں کیا جا سکا ہے۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف مقامی کسانوں سے ایک عہد چاہتا ہے کہ وہ شکاریوں کو فوٹیج تک رسائی نہیں دیں گے۔

ستارہ نے جنوری میں اپنی تمام چھ بھیڑیں کھو دیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ انھیں اپنے گھر کے اوپر والی زمین پر چرانے لے گئی تھیں لیکن ایک برفانی چیتے نے ان پر حملہ کر دیا۔

وہ کہتی ہیں کہ 'ان جانوروں کو پالنے میں تین سے چار سال کی محنت لگی تھی، اور سب ایک ہی دن میں ختم ہو گئے۔'

ستارہ کا کہنا ہے کہ چیتوں نے ان کی بھیڑوں کو اس وقت مار ڈالا جب وہ چرنے گئی تھیں

تصویر کا کیپشن ستارہ کا کہنا ہے کہ چیتوں نے ان کی بھیڑوں کو اس وقت مار ڈالا جب وہ چرنے گئی تھیں

اپنے ذریعے معاش کو گنوا دینے کی وجہ سے وہ کئی دنوں تک بستر سے نہیں اٹھیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ مصنوعی ذہانت پر مبنی کیمرے سے پر امید ہیں کہ یہ کیمرے مستقبل میں مدد کر سکتے ہیں تو وہ جواب دیتی ہیں کہ 'میرے فون میں بمشکل دن بھر میں کوئی سروس یا سگنل آتے ہیں ایسے میں ٹیکسٹ پیغام کیسے مدد کر سکتا ہے؟'

گاؤں کے عمائدین کے ایک اجتماع میں خیبر گاؤں کے رہنما بتاتے ہیں کہ گذشتہ برسوں میں رویوں میں تبدیلی آئی ہے اور یہ کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اب برفانی تیندووں کی اہمیت اور ماحولیاتی نظام پر ان کے اثرات کو سمجھنے لگے ہیں۔

ڈبلیو ڈبلیو ایف کے مطابق، برفانی تیندوے آئی بیکس (پہاڑی بکریوں) اور بلیو شیپ کا شکار کرتے ہیں اور ان جانوروں کو چراگاہوں میں زیادہ چرنے کا موقع نہیں دیتے جو نہ صرف سبز چراگاہوں کو محفوظ رکھنے میں مدد کرتا ہے بلکہ مقامی افراد کے مویشیوں کے لیے بہتر چارہ بھی مہیا کرتا ہے۔

لیکن ہر کوئی اس بات سے قائل نہیں ہے۔ ایک مقامی کسان ان تیندووں کے فوائد کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ 'پہلے ہمارے پاس 40 - 50 بھیڑیں تھیں، اب ہمارے پاس صرف چار یا پانچ بچی ہیں، اور اس کی وجہ برفانی تیندوے ہیں (جو بھیڑوں کا شکار کرتے ہیں) اور پہاڑی بکریاں ہیں جو ساری گھاس چر جاتی ہیں۔'

موسمیاتی تبدیلی کا بھی ایک کردار ہے کیوں کہ کچھ لوگ برفانی تیندووں سے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت نے مقامی آبادی کو مزید اونچے علاقوں میں اپنی فصلیں اور مویشیوں کو منتقل کرنے پر مجبور کیا ہے اور یہ علاقے برفانی تیندوے کا مسکن ہے اور اس کے مسکن میں دراندازی کے مترادف ہے جس کی وجہ سے مویشیوں کو زیادہ نشانہ بنایا گیا ہے۔

چاہے گاؤں والے تحفظ کے پیغام سے قائل ہوں یا نہیں ڈبلیو ڈبلیو ایف نے ہمیں بتاتا ہے کہ حالیہ برسوں میں قانونی سزائیں ان کے تحفظ کے سلسلے میں ایک مضبوط رکاوٹ کا کام کر رہی ہیں۔

خیبر سے تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر وادی ہوپر میں سنہ 2020 میں برفانی تیندوے کو مارنے کے جرم میں تین افراد کو جیل بھیج دیا گیا۔

ویلنگٹن ٹیسٹ ڈرا، مچل اور فلپس کی مزاحمتی بلے بازی نے بھارت کو جیت سے محروم کردیا

ویلنگٹن (یو این)۔ نیوزی لینڈ نے پہلے ٹیسٹ کے آخری دن پیر کو شاندار صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارت کو جیت سے محروم کر دیا۔ میزبان ٹیم نے دوسری اننگز میں 120 اوورز تک بلے بازی کرتے ہوئے میچ ڈرا کرا لیا۔ آخری دن میچ کے سیشن میں دو وکٹیں گنوانے کے باوجود نیوزی لینڈ کے بلے بازوں نے پورے دن بھارتی گیند بازوں کو جامہ پائی سے دور رکھا۔ ڈیرل مچل (186 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 49 رن) اور گلین فلپس (126 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 26 رن) نے چھٹی وکٹ کے لیے 63 رن کی ناقابل شکست شراکت قائم کی۔ دونوں نے نیوزی لینڈ کا اسکور پانچ وکٹ پر 239 رن تک پہنچا دیا اور بھارتی ٹیم کی جیت کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ویلنگٹن میں میچ موسم اور تیز ہواؤں والا تھا۔ پہلے سیشن میں 26 اوورز کے کھیل میں صرف 38 رن بن سکے۔ رن بنانے کی اوسط محض 1.46 رن فی اوور رہی۔ اس دوران بھارت نے دو وکٹیں حاصل کیں اور ڈیوون کونوے اور اجن ریندرا کے درمیان دوسرے وکٹ کے لیے 72 رن کی مزاحمتی شراکت توڑ دی۔ دونوں بلے باز 200 سے زیادہ گیندوں تک دفاعی انداز میں بھارتی گیند بازوں کا سامنا کرتے رہے اور موقع ملنے پر چوکے بھی لگائے۔ پہلے سیشن کے تھرڈ ون ایک گھنٹے بعد وکٹ کیپر ٹام لیتھم نے ہوا کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گیند کو ٹرن اور ڈرفٹ کرایا اور کونوے کو آؤٹ کر دیا۔ کونوے (165 گیندوں پر 65 رن) کے بلے کا اندرونی کنارہ لگا، جس کے بعد گیند ان کے پیڈ سے ٹکرا کر اچھلی اور وکٹ کیپر رشبھ پنت کے دستانوں میں چلی گئی۔ اس دوران جسپریت بمراہ کو میچ کے بدلتے ماحول کے باعث دوسرے اسپیل کے لیے بلانا پڑا۔ بمراہ نے 38 اوورز کی باؤلنگ میں 1.46 رن فی اوور کی اقتصادی رفتار سے 72 رن دیے اور صرف ایک وکٹ حاصل کی۔ ان کی یہ وکٹ بھی اس وقت ملی جب نیوزی لینڈ کا اسکور 200 سے زیادہ تھا۔ بمراہ کی غیر معمولی محنت کے باوجود بھارتی ٹیم کو مطلوبہ کامیابی نہیں ملی۔ آکاش دیپ نے ایک بار پھر بمراہ کو عمدہ سہارا دیا۔ انہوں نے 25 اوورز کے اسپیل میں 49 رن دیے اور ایک وکٹ گرائی۔ اس دوران رن بنانے کی شرح 1.96 رن فی اوور رہی۔ تیسرے سیشن کے آغاز میں مچل نے وکٹ کیپر بلنڈل کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالا۔ دونوں نے محتاط مگر مؤثر انداز میں رنز بنائے اور ٹیم کو 300 رن کے قریب پہنچا دیا۔ اس دوران مچل نے اپنی سنچری بھی مکمل کی۔ بلنڈل 71 رن بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ مچل 186 رن بنا کر ناٹ آؤٹ واپس لوٹے۔ ان کی اننگز میں 19 چوکے اور 3 چھکے شامل تھے۔ مچل نے ٹیل اینڈر ایجاز پٹیل کے ساتھ بھی اہم شراکت قائم کی، جس کے بعد ہی بھارتی کپتان شبھمن گل نے میچ ڈرا ہونے کا اعلان کیا۔ بھارت کی جانب سے آکاش دیپ نے 4 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ جسپریت بمراہ کو ایک وکٹ ملی۔ بھارتی اسکور سے واپسی کرتے ہوئے 368 رن بنانے تھے، ہنری نکولس نے ناٹ آؤٹ 175 اور گلین فلپس نے 118 رن کی شاندار اننگز کھیل کر میزبان ٹیم کو سنبھالا تھا۔ جواب میں بھارت نے کے ایل راہل اور رشبھ پنت کی سنچریوں کی مدد سے نو وکٹ پر 720 رن بنا کر اننگز ڈکلیئر کر دی تھی۔



شبھمن گل نے 98 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، تاہم وہ سنچری سے محروم رہے۔ ویوین رچن نے 80 سے زیادہ رن بنائے، جبکہ دھرو جوریل نے 78 رن کا تعاون دیا۔ نیوزی لینڈ کی دوسری اننگز میں کوئی بھی بلے باز 65 رن نہیں بنا سکا، جبکہ مچل نے ناٹ آؤٹ 49 رن کی اننگز کھیل کر اپنی ٹیم کو شکست سے بچا لیا۔

ڈبلیو ٹی سی پوائنٹس ٹیبل: نیوزی لینڈ تیسرے مقام پر پہنچا، بھارت کی فائنل میں پہنچنے کی امیدوں کو جھٹکا

نئی دہلی (یو این)۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ویلنگٹن میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ پانچ دن کے دلچسپ مقابلے کے بعد بے نتیجہ ڈرا ہو گیا۔ اس نتیجے کے بعد ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) 2025-27 کی پوائنٹس ٹیبل میں بھارت جو تیسرے مقام پر برقرار ہے، تاہم اس کا پوائنٹس فیصد کٹ کر 50.00 ہو گیا ہے، جس سے فائنل میں پہنچنے کی امیدوں کو مزید جھٹکا لگا ہے۔ دوسری جانب نیوزی لینڈ ٹاپ دو ٹیموں سے باہر ہو کر تیسرے مقام پر کھسک گیا ہے، اس کا پوائنٹس فیصد بھی کٹ کر 66.67 ہو گیا ہے۔ جنوبی افریقہ 75.00 پوائنٹس فیصد کے ساتھ ٹیبل میں پہلے مقام پر ہے۔ اسے 23 سے 27 نومبر کے درمیان بنگلہ دیش کے خلاف ہونے والے دوسرے ٹیسٹ میں اپنی پوزیشن مزید مضبوط کرنے کا موقع ملے گا۔ آسٹریلیا 69.23 پوائنٹس فیصد کے ساتھ دوسرے مقام پر ہے۔ پیٹ کمنز کی کپتانی والی آسٹریلیائی ٹیم اگلی بار اپنی سرزمین پر نیوزی لینڈ کے خلاف پانچ میچ کھیلے گی۔ اس کے بعد جنوری 2027 میں بھارت کا دورہ کرے گی، جہاں دونوں ٹیموں کے درمیان پانچ ٹیسٹ میچوں کی اہم ہارڈ فائٹ دیکھنے کو ملے گی۔ جنوبی افریقہ نے آخری میچوں میں پے در پے جیت اور دو بار کے ساتھ 72 پوائنٹس حاصل کیے ہیں۔ آسٹریلیا نے 13 میچوں میں نو جیت اور چار ہار کے ساتھ 108 پوائنٹس حاصل کیے ہیں۔ نیوزی لینڈ نے سات میچوں میں چار جیت، ایک ہار اور دو ڈرا کے ساتھ 56 پوائنٹس حاصل کیے ہیں۔ بھارت نے 12 میچوں میں پانچ جیت، چار ہار اور تین ڈرا کے ساتھ 72 پوائنٹس حاصل کیے ہیں۔ بنگلہ دیش نو میچوں میں تین جیت، چار ہار اور دو ڈرا کے ساتھ 44 پوائنٹس لے کر چھٹے مقام پر ہے۔ انگلینڈ 16 میچوں میں سات جیت، آٹھ ہار اور ایک ڈرا کے ساتھ 74 پوائنٹس لے کر چھٹے مقام پر ہے۔ اس کے پوائنٹس میں 14 پوائنٹس کی کٹوتی بھی شامل ہے، وہ بیٹ انڈیا 14 میچوں میں تین جیت، آٹھ ہار اور تین ڈرا کے ساتھ 46 پوائنٹس کے ساتھ نویں مقام پر ہے۔ اس کے بھی دو پوائنٹس کاٹے گئے ہیں، سری لنکا آخری پوزیشن میں ایک جیت، تین ہار اور پانچ ڈرا کے ساتھ 13 پوائنٹس لے کر آٹھویں مقام پر ہے، جبکہ اس کے 15 پوائنٹس کاٹے گئے ہیں۔ پاکستان 11 میچوں میں تین جیت، سات ہار اور ایک ڈرا کے ساتھ آخری یعنی فورین مقام پر ہے۔ اس کے 24 پوائنٹس کی کٹوتی کے بعد محض 9 پوائنٹس رہ گئے ہیں۔

نیوزی لینڈ کے خلاف ٹیسٹ ڈرا ہونے کے بعد شبھمن گل کا آئی سی سی سے گیند پر لعاب لگانے کی پابندی ہٹانے کا مطالبہ



ویلنگٹن (یو این)۔ بھارتی ٹیسٹ ٹیم کے کپتان شبھمن گل نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) سے گیند کو چمکانے کے لیے لعاب (Saliva) کے استعمال پر عائد پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ویلنگٹن میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ پانچ دن کا ہونے کے باوجود نتیجہ نہ نکلنے کے بعد ڈرا ہو گیا، جس کے بعد شبھمن گل نے کہا کہ کورونا وبا ختم ہونے کو بھی کئی سال گزر چکے ہیں، اس کے باوجود گیند پر لعاب لگانے کی اجازت نہ ہونا ان کی سمجھ سے باہر ہے۔ میچ کے آخری دن بھارت کو جیت کے لیے نیوزی لینڈ کے آخری وکٹ حاصل کرنے تھے، لیکن گلین فلپس اور ڈیرل مچل کی مضبوط شراکت کو توڑنے میں بھارتی گیند باز ناکام رہے۔ دونوں بلے بازوں نے آخری دو سیشن میں 43 اوور تک کریز پر ڈٹے رہ کر بھارت کی جیت کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ میچ کے بعد پریس کانفرنس میں شبھمن گل نے کہا: ”مجھے نہیں معلوم کہ گیند کو چمکانے کے لیے لعاب کے استعمال کی اجازت کیوں نہیں ہے۔ کورونا وبا ختم ہونے کو بھی کئی سال گزر چکے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب بھی اس کی اجازت کیوں نہیں دی جا رہی ہے۔“ کورونا وبا کے دوران انفیکشن کے خطرے کو کم کرنے کے لیے آئی سی سی نے 2020 میں گیند پر لعاب کے استعمال پر عائد تھی پابندی عائد کی تھی۔ بعد میں 2022 میں اس پابندی کو مستقل کر دیا گیا، حالانکہ 2025 میں انگلش پریمیئر لیگ (ای پی ایل) میں لعاب کے استعمال پر عائد پابندی دوبارہ بھی لگائی گئی تھی، لیکن ٹیسٹ کرکٹ میں یہ پابندی اب بھی برقرار ہے۔ گیند کے ایک جانب چمک برقرار رکھنے اور ریورس سوئنگ حاصل کرنے کے لیے عام طور پر لعاب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر ہموار پچوں پر گیند بازوں کے لیے لعابی مدد کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ ویلنگٹن ٹیسٹ میں بھی بھارتی ٹیم کو ایسی ہی ہموار پچ کا سامنا کرنا پڑا، جہاں گیند بازوں کو وکٹ حاصل کرنے کے لیے کافی محنت کرنی پڑی۔ ایسے میں شبھمن گل نے گیند پر لعاب کے استعمال کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہاتھ میں فریکچر کے باعث ول جیکس انگلینڈ واپس لوٹیں گے، ٹام بینٹن کو نائب کپتان کی ذمہ داری



ملبورن (یو این)۔ انگلینڈ کے آل راؤنڈر ول جیکس ہاتھ میں فریکچر ہونے کی وجہ سے آسٹریلیا کے محدود اوورز کے دورے سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ نام شبھمن کو ٹیم کا نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پانچویں اور آخری ٹی 20 بین الاقوامی میچ کے لیے انگلینڈ کی ٹیم میں ایک نئے کھلاڑی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ول جیکس کو ملبورن میں کھیلے گئے پہلے ٹی 20 میچ کے دوران چوٹ لگی تھی۔ اس میچ میں انگلینڈ کو قریبی مقابلے کے بعد شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ انگلینڈ کی اننگز کے 19 ویں اوور میں بین ڈوارشوئس کی گیند پر شاٹ لگانے کی کوشش کے دوران جیکس کے دائیں ہاتھ میں چوٹ لگ گئی۔ ان کے ہاتھ سے خون بہنے لگا، جس کے بعد انہیں میدان چھوڑنا پڑا۔ طبی جانچ میں ان کے ہاتھ میں فریکچر کی تصدیق ہوئی، جس کے بعد انہیں وطن واپس لوٹنا پڑ رہا ہے۔ ان کے ساتھی کھلاڑی کو ٹائٹ کوٹ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ جیکس نے آسٹریلیا کے خلاف اب تک 3 ٹیسٹ میچوں کی 5 اننگز میں 176 رن بنائے ہیں، جن میں ایک نصف سنچری شامل ہے۔ انہوں نے 83 رنز کی اوسط سے رنز بنائے اور ایک وکٹ بھی حاصل کی

وزیر تجارت پیوش گوئل کی چائے کی صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ اہم بات چیت



نئی دہلی۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ وزارت تجارت و صنعت کے مطابق، مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے مغربی بنگال کے علاقے کرسیونگ میں 'ٹی بورڈ انڈیا' کے زیر اہتمام چائے کی صنعت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ایک اجلاس کی صدارت کی۔ اس اجلاس میں دارجلنگ سے رکن پارلیمنٹ راجو بسٹا اور کرسیونگ سے رکن اسمبلی سونم لاما بھی شریک ہوئے۔ اس بات چیت میں ریاستی حکومت کے اعلیٰ عہدیداران، چائے کی مختلف انجمنوں کے نمائندوں اور ہندوستانی چائے کی صنعت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ یہ اجلاس ہم چیلنجوں، ابھرتے ہوئے مواقع، اور ہندوستانی چائے کے شعبے کی طویل مدتی ترقی، پائیداری اور عالمی سطح پر مسابقت کی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے لیے درکار اقدامات پر تعمیری بات چیت کا ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہوا۔ ہندوستان بدستور دنیا میں بلیک ٹی کا سب سے بڑا پیداواری ملک اور چائے کا تیسرا بڑا برآمد کنندہ ہے۔ وزارت کے مطابق، مالی سال 26-2025 کے دوران ہندوستان نے 11.282 ملین کلوگرام چائے برآمد کی، جس کی مالیت 13.988 ملین امریکی ڈالر تھی۔ یہ اعداد و شمار ملک کی زرعی معیشت اور برآمدی آمدنی میں اس شعبے کے نمایاں کردار کو اجاگر کرتے ہیں۔

اجلاس میں مختلف امور پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا، جن میں دارجلنگ کی چائے کی صنعت کی بحالی، چائے کی نیلامی کے نظام کو زیادہ فعال، تیز اور مستحکم بنانا، چائے سے متعلق تحقیق کو مضبوط کرنا، معیار میں بہتری، برآمدات کو فروغ دینا، چائے کے کارکنوں کی فلاح و بہبود اور ایکسپورٹ پروموشن مشن کے تحت اقدامات شامل ہیں۔ چائے کی نیلامی کے موجودہ نظام کو مزید مستحکم، موثر، تیز اور صنعت کی بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق بنانے کے لیے ایک وسیع مشاورتی نشست بھی منعقد کی گئی۔ اس دوران ٹیکنالوجی پر مبنی اصلاحات، شفافیت میں اضافے، آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے اور لین دین سے متعلق مشکلات کو کم کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ وزارت نے بتایا کہ کاروبار میں آسانی ایک کلیدی ترجیح کے طور پر سامنے آئی، جس میں عمل کو آسان بنانے، کارکردگی بڑھانے اور چائے کی ویلیو چین سے وابستہ اسٹیک ہولڈرز کے لیے زیادہ سازگار ماحول پیدا کرنے پر زور دیا گیا۔

ونتارا ننھے ہاتھی 'راجہ' کو بچانے کیلئے کوشاں



جام نگر، 23 نومبر۔ ایم این این۔ جام نگر کے ونتارا کے ماہر ڈاکٹر سات ہفتے کے ننھے ہاتھی راجہ کے علاج اور دیکھ بھال میں مصروف ہیں، تاکہ اسے زندگی کی نئی زندگی مل جائے۔ راجہ کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں، جو اپنی پیدائش کے پہلے ہی دن پچھلی ٹانگ، انفیکشن اور کمزوری کا شکار ہو گئے تھے۔ اس کے آرام سے لے کر اس کی غذائیت تک ہر چیز کا خاص خیال رکھا جا رہا ہے۔ اتنی چھوٹی عمر میں اپنی ماں سے علیحدگی اور صحت کے مسائل کی وجہ سے اس کی ضروریات دوسرے ہاتھیوں سے مختلف ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے کھانے، پانی اور دیکھ بھال کے انتظامات اس کی حالت کے مطابق کیے جا رہے ہیں۔ راجہ کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے، انت امبانی نے انہیں آسام سے گجرات کے جام نگر میں ونتارا لانے کے لیے ایک خصوصی پرواز کا بندوبست کیا تھا۔ اس ننھی مخلوق کے لیے 2500 کلومیٹر سے زیادہ کا سڑک کا سفر خطرناک ہو سکتا تھا۔ اس لیے چار گھنٹے کے ہوائی سفر کا اہتمام کیا گیا۔ طیارے میں راجہ کی زخمی ٹانگ کے لیے خصوصی بستر اور مدد فراہم کی گئی تھی۔ ڈاکٹروں اور دیکھ بھال کرنے والوں کی ایک ٹیم ان کے ساتھ تھی۔ راجہ کے علاج میں سب سے بڑا چیلنج اس کی زخمی ٹانگ سے منسلک انفیکشن اور کمزوری سے نمٹنا ہے۔ ونتارا ٹیم اسے ضروری علاج، غذائیت اور آرام فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔ اگرچہ راجہ ٹھیک سے کھڑا نہیں ہو سکتا، لیکن مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ یہ چھوٹا ہاتھی ٹھیک ہو جائے اور ایک دن خود چل سکے۔

بھارت کی بڑی سائنسی کامیابی

برڈ فلو کے خلاف پہلی دیسی ویکسین تیار، پولٹری صنعت اور لاکھوں کسانوں کو فائدہ



نئی دہلی۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے طبی اور زرعی تحقیق کے میدان میں ایک اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے برڈ فلو کے خطرناک H5N1 وائرس کے خلاف ملک کی پہلی مقامی طور پر تیار کردہ ویکسین متعارف کرا دی ہے۔ اس پیش رفت سے پولٹری صنعت کو بیماری کے پھیلاؤ، بڑے پیمانے پر مرغیوں کی ہلاکت اور اربوں روپے کے اقتصادی نقصانات سے بچانے میں مدد ملنے کی توقع ہے۔ مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے بھوپال میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران اس ویکسین کو قوم کے نام وقف کیا۔ یہ ویکسین انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے تحت نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہائی سکیورٹی اینیمل ڈیزیز کے سائنس دانوں نے تیار کی ہے۔ یہ بھارت میں تیار ہونے والی اپنی نوعیت کی پہلی ویکسین ہے، جو برڈ فلو کے H5N1 وائرس کی مخصوص قسم 1a.2.3.Clade 2 کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس ویکسین کی ایک خوراک کی متوقع قیمت محض ایک سے دو روپے ہے، جس سے چھوٹے اور متوسط پولٹری فارمرز کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بھارت میں 2006 سے اب تک برڈ فلو کی مختلف اقسام کے 500 سے زیادہ پھیلاؤ رپورٹ ہو چکے ہیں۔ ان واقعات کے باعث لاکھوں مرغیاں تلف کرنا پڑیں اور پولٹری صنعت کو بھاری مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ مئی 2026 میں مہاراشٹر کے نندوربار ضلع میں برڈ فلو پھیلنے کے بعد 13 پولٹری فارموں میں تقریباً چار لاکھ مرغیاں تلف کی گئی تھیں۔ اس دوران 21 لاکھ 60 ہزار انڈے اور 500 ٹن پولٹری فیڈ بھی تباہ کرنا پڑی تھی۔ حکام کے مطابق برڈ فلو کی شدید وبا بھارت کی اقتصادی ترقی پر بھی منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ ایک بڑے پھیلاؤ کی صورت میں ملک کی جی ڈی پی کی شرح نمو 5.1 فیصد تک متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ شیوراج سنگھ چوہان نے اس کامیابی کو بھارت کی سائنسی خود انحصاری کی ایک اہم مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی سائنس دانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ملک جدید تحقیق اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ بھوپال میں جانوروں کی بیماریوں پر تحقیق کے لیے 300 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید تجربہ گاہ بھی قائم کی جائے گی۔ ماہرین کے مطابق نئی ویکسین سے پولٹری فارموں میں بیماری کی روک تھام بہتر بنانے، کسانوں کی آمدنی کے تحفظ اور خوراک کی فراہمی کو مستحکم رکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم اس کے وسیع پیمانے پر استعمال اور مؤثریت کی مسلسل نگرانی اہم ہوگی۔ یہ ویکسین خاص طور پر مرغیوں کے لیے تیار کی گئی ہے، انسانوں کے لیے نہیں۔ البتہ پرندوں میں وائرس کے پھیلاؤ کو محدود کرنے سے انسانوں اور دوسرے جانوروں تک انفیکشن منتقل ہونے کے امکانات بھی کم ہو سکتے ہیں۔ بھارت کی یہ کامیابی مقامی سائنسی تحقیق، کم لاگت ٹیکنالوجی اور زرعی شعبے میں خود انحصاری کی جانب ایک اہم قدم قرار دی جا رہی ہے۔

بھارت نے 2026 میں ایشیا کے تیسرے طاقتور ترین ملک کی حیثیت مزید مستحکم کی

نئی دہلی۔ 26 نومبر۔ ایم این این۔ لووی انسٹی ٹیوٹ کے 'ایشیا پاور انڈیکس' کے مطابق، بھارت نے ایشیا کے تیسرے طاقتور ترین ملک کے طور پر اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ 2026 میں بھارت کا مجموعی 'پاور اسکور' بڑھ کر 5.40 پوائنٹس ہو گیا، حالانکہ اس کی نسبتی معاشی صلاحیت میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سال خطے میں بھارت کا اثر و رسوخ بڑھا ہے، جس کی وجہ اس کی سفارتی حیثیت، دفاعی روابط، ثقافتی رسائی اور مستقبل کے وسائل میں بہتری ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور چین بالترتیب پہلے اور دوسرے نمبر پر برقرار رہے۔ بھارت کی معاشی صلاحیت کا اسکور معمولی کمی کے ساتھ 4.26 پوائنٹس پر آ گیا، لیکن اس کے باوجود وہ اس زمرے میں تیسرے نمبر پر قائم رہا۔ لووی انسٹی ٹیوٹ کے مطابق، اس کمی کی ایک وجہ روپے کی قدر میں کمزوری اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی جانب سے معیشتوں کی پیمائش کے طریقہ کار میں تبدیلی ہے۔ بیرون ملک کی جانے والی سرمایہ کاری میں تقریباً 20 ارب امریکی ڈالر کی کمی نے بھی اس کی کارکردگی پر منفی اثر ڈالا۔ معاشی مشکلات کے باوجود، بھارت کے 'مستقبل کے وسائل' کا اسکور بڑھ کر 2.56 پوائنٹس ہو گیا، جو بہتر معاشی پیش گوئی اور ملک کے لیے مستقبل کے مواقع کی عکاسی کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ 2026 میں بھارت کی معیشت اور سفارت کاری کے نتائج ملے جلے رہے، لیکن ایشیا میں اس کا اثر و رسوخ بڑھ گیا۔ سفارتی اثر و رسوخ بھارت کا سب سے مضبوط پہلو رہا، جس کا اسکور 3.70 پوائنٹس ہے۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی علاقائی قیادت کے حوالے سے تاثرات میں نمایاں بہتری آئی ہے، جس کی بدولت وہ تین درجے ترقی کر کے دوسرے سب سے مؤثر علاقائی رہنما بن گئے ہیں۔ اس فہرست میں وہ چینی صدر شی جن پنگ کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں۔ بھارت نے اپنے معاشی تعلقات کو بھی مضبوط کیا ہے اور دو درجے ترقی کر کے ساتویں نمبر پر آ گیا ہے۔ علاقائی تجارت اور سرمایہ کاری کے روابط میں نسبتی استحکام نے اسے دیگر کئی ممالک کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھانے میں مدد دی۔ اس کے 'دفاعی نیٹ ورکس' کا اسکور بڑھ کر 6.18 پوائنٹس ہو گیا، جس سے وہ نویں نمبر پر پہنچ گیا۔ اس میں علاقائی دفاعی روابط میں اضافے اور جنوب مشرقی ایشیا کو براہموس میزائلوں کی فروخت نے اہم کردار ادا کیا۔ ملک کے 'ثقافتی اثر و رسوخ' کا اسکور بڑھ کر 8.43 پوائنٹس ہو گیا، جس میں ثقافتی تشہیر، معلومات کے بہاؤ اور عوامی تبادلوں کے شعبوں میں بہتری آئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان پیش رفتوں نے بھارت کو 2023 کے بعد پہلی بار اپنے دستیاب وسائل اور ایشیا میں اس کے اثر و رسوخ کے درمیان فرق کو کم کرنے میں مدد دی۔ مستقبل کے وسائل کے اسکور میں بہتری کے ساتھ مل کر، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت اپنے بڑھتے ہوئے علاقائی اثر و رسوخ کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ تاہم، رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ چین کی مجموعی طاقت بھارت کے مقابلے میں 80 فیصد زیادہ ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان بدستور موجود فرق کو اجاگر کرتی ہے۔ ایشیا پاور انڈیکس 2026 طاقت کے آٹھ پیمانوں جن میں اقتصادی اور عسکری صلاحیت، لچک، سفارتی اثر و رسوخ اور اقتصادی تعلقات شامل ہیں کے تحت 131 اشاریوں کی بنیاد پر 27 ممالک اور خطوں کا جائزہ لیتا ہے۔

نیدرلینڈز نے روس۔ یوکرین تنازعے کے دوران بھارت کے سفارتی کردار کو سراہا

نئی دہلی۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ نیدرلینڈز کے وزیر خارجہ ٹام بیرینڈسن نے اتوار کے روز روس۔ یوکرین تنازعے کے خاتمے کے لیے بھارت کی سفارتی کوششوں، بالخصوص وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے ماسکو سے کی گئی اس عوامی اپیل کو سراہا جس میں انہوں نے جنگ روکنے اور مذاکرات کی میز پر واپس آنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ایک انٹرویو میں، بیرینڈسن نے کہا کہ بھارت سفارتی کوششوں میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور نیدرلینڈز اس مسئلے پر نئی دہلی کی شمولیت اور کوششوں کی قدر کرتا ہے۔ بیرینڈسن نے بتایا، ہم بھارت کے ادا کردہ کردار کو واقعی سراہتے ہیں۔ ہم وزیر اعظم مودی کے اس کردار کی بھی تعریف کرتے ہیں جس میں انہوں نے عوامی سطح پر روس سے کہا کہ براہ کرم جنگ روک دیں اور مذاکرات کی میز پر آئیں۔ تنازعے کے وسیع تر بین الاقوامی اثرات پر زور دیتے ہوئے، نیدرلینڈز کے وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ جنگ نہ صرف یوکرین اور یورپ کو متاثر کر رہی ہے بلکہ دنیا کے کئی حصوں میں غذائی تحفظ کے لیے بھی خطرہ بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، میرے خیال میں یہ بہت اہم ہے، کیونکہ یہ تنازعہ صرف یوکرین یا یورپ پر ہی اثر انداز نہیں ہو رہا بلکہ یہ پوری دنیا کو متاثر کر رہا ہے، اور اسے رکنا چاہیے۔ بیرینڈسن نے بحیرہ اسود میں ایک غیر جانبدارانہ جنگ بندی کے لیے بھارت کی کوششوں کو بھی سراہا، اور عالمی غذائی تحفظ پر اس تنازعے کے وسیع تر مضمرات اجاگر کیے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کے اثرات تنازعے کے فوری علاقے سے کہیں زیادہ دور تک پھیلے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے دشمنی ختم کرنے کے لیے کی جانے والی سفارتی کوششیں انتہائی اہم ہو جاتی ہیں۔ یہ تبصرے اس وقت سامنے آئے جب بیرینڈسن نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ بات چیت کی۔ اس ملاقات میں دونوں فریقین نے بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی حالات کے تناظر میں دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ بیرینڈسن کل (22 نومبر) دارالحکومت نئی دہلی پہنچے ہیں، جہاں وہ 22 سے 23 نومبر تک دو روزہ سرکاری دورہ کریں گے۔ پیر کے روز، نیدرلینڈز کے وزیر خارجہ کی مرکزی وزیر اشونی ویشنو سے ملاقات متوقع ہے، جو الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، ریلوے، اور اطلاعات و نشریات کے محکموں کے وزیر ہیں۔ توقع ہے کہ یہ دو روزہ دورہ دونوں فریقین کو اپنی اسٹریٹجک شراکت داری میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لینے، ابھرتے ہوئے شعبوں میں تعاون کے امکانات تلاش کرنے اور علاقائی و عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔

غیر ملکی سرمایہ کاری میں ریکارڈ اضافے سے بھارتی اسٹاک مارکیٹ کی شاندار واپسی

ممبئی۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ بھارتی اسٹاک مارکیٹ نے شاندار واپسی کرتے ہوئے رواں سال کے تمام نقصانات پورے کر لیے ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کی بڑے پیمانے پر واپسی اور عالمی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے حصص میں گراوٹ کے باعث بھارت ایک مرتبہ پھر بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ بھارتی حصص کی کارکردگی ظاہر کرنے والا ایم ایس سی آئی انڈیا انڈیکس پیر کو 6.0 فیصد تک بڑھ گیا، جس کے نتیجے میں نومبر کے دوران اس کی مجموعی تیزی 11 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس پیش رفت کے بعد بھارتی مارکیٹ مسلسل چوتھے سال مثبت کارکردگی دکھانے کی راہ پر گامزن ہے۔ نومبر کے دوران عالمی سرمایہ کاروں نے بھارتی حصص میں 12 ارب ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی ہے، جو کسی ایک مہینے میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا نیا ریکارڈ ہے۔ اس غیر معمولی سرمایہ کاری نے بھارتی بازاروں کو نئی طاقت فراہم کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت یا اے آئی سے وابستہ کمپنیوں میں بھارت کی نسبتاً محدود سرمایہ کاری، جو پہلے عالمی مارکیٹوں کے مقابلے میں اس کی کمزور کارکردگی کا سبب سمجھی جا رہی تھی، اب اس کی بڑی طاقت بن گئی ہے۔ دنیا بھر میں اے آئی اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کے حصص میں گراوٹ کے بعد سرمایہ کار متبادل منڈیوں کا رخ کر رہے ہیں اور بھارت ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہو گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق عالمی سرمایہ کاری کے رجحانات میں یہ تبدیلی بھارتی معیشت اور اس کی مالیاتی منڈیوں پر بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کی موجودہ رفتار برقرار رہی تو بھارت رواں سال بڑے پیمانے پر سرمائے کے انخلا کے منفی اثرات کو بھی نمایاں حد تک کم کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بھارتی اسٹاک مارکیٹ کی اس واپسی نے عالمی مالیاتی منڈیوں میں ملک کی حیثیت کو مضبوط کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ بین الاقوامی سرمایہ کار اب ٹیکنالوجی پر حد سے زیادہ انحصار کرنے والی منڈیوں کے مقابلے میں متنوع سرمایہ کاری کے مواقع کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔

بھارت کی ترقی روکنے کے لیے چین پاکستان کو فوجی طاقت فراہم کر رہا ہے

واشنگٹن۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ امریکی کانگریس کے ایک اہم کمیشن نے خبردار کیا ہے کہ چین بھارت کے عالمی طاقت کے طور پر ابھرنے کو روکنے کے لیے منظم حکمت عملی پر عمل پیرا ہے، جس میں پاکستان کو فوجی مدد فراہم کرنا، بھارت پر اقتصادی دباؤ ڈالنا اور بحر ہند میں اپنی عسکری موجودگی بڑھانا شامل ہے۔ امریکہ کے یو ایس چائنا اکنامک اینڈ سکیورٹی ریویو کمیشن کی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جو اپنی آبادی، معیشت، فوجی صلاحیت اور جغرافیائی اہمیت کی بنیاد پر چین کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بیجنگ اسی وجہ سے بھارت کی ترقی کو اپنے لیے ایک اسٹریٹجک چیلنج سمجھتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین پاکستان کے ساتھ اپنے فوجی تعلقات کو مزید مضبوط بنا کر بھارت کے لیے دو محاذوں پر سکیورٹی خطرات پیدا کر رہا ہے۔ مئی 2025 میں آپریشن سندور کے دوران پاکستان کو حاصل چینی فوجی تعاون اس حکمت عملی کی ایک اہم مثال قرار دیا گیا ہے۔ کمیشن نے نشاندہی کی کہ چین براہ راست جنگ میں شامل ہوئے بغیر پاکستان کی عسکری صلاحیتوں کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 2020 سے 2024 کے دوران پاکستان کی مجموعی اسلحہ درآمدات میں چین کا حصہ تقریباً 81 فیصد رہا۔ رپورٹ میں چین کی اقتصادی حکمت عملی کو بھی بھارت کے لیے ایک بڑا چیلنج قرار دیا گیا ہے۔ بیجنگ اہم صنعتی خام مال، جدید ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ کے لیے ضروری وسائل پر اپنے کنٹرول کو استعمال کرتے ہوئے بھارت کی صنعتی ترقی اور خود انحصاری کی کوششوں کو متاثر کر رہا ہے۔ امریکی کمیشن نے بحر ہند میں چین کی بڑھتی ہوئی بحری اور نگرانی کی سرگرمیوں پر بھی تشویش ظاہر کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق چینی بحری جہازوں اور آبدوزوں کی موجودگی بھارت کے روایتی اسٹریٹجک فوائد کو چیلنج کر رہی ہے۔ کمیشن نے امریکی حکومت کو سفارش کی ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ دفاعی اور انٹیلی جنس تعاون میں اضافہ کرے، خصوصاً بحر ہند میں چینی آبدوزوں کی نگرانی، خفیہ معلومات کے تبادلے اور مشترکہ بحری کارروائیوں کے شعبوں میں۔ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ ایک مضبوط اور اقتصادی طور پر خود مختار بھارت ایشیا میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے اور چین پر عالمی سپلائی چین کے انحصار کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ کمیشن کے مطابق بھارت کی چین کے ساتھ مسابقت اس کے اپنے قومی مفادات اور اسٹریٹجک خود مختاری پر مبنی ہے، تاہم دونوں جمہوری ممالک کے درمیان مضبوط تعاون خطے میں سکیورٹی اور استحکام کے لیے اہم ثابت ہو سکتا ہے۔

بھارت میں سنگاپور کے ہائی کمشنر سائمن وونگ کو دونوں ممالک کے دوطرفہ تعلقات کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرنے پر گولڈ میڈل سے نوازہ گیا

سنگاپور سٹی۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ بھارت میں سنگاپور کے ہائی کمشنر سائمن وونگ کو دونوں ممالک کے دوطرفہ تعلقات کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرنے پر سنگاپور کے صدر تھرمن شانموگرتنم نے اتوار کے روز 'پبلک ایڈمنسٹریشن میڈل (گولڈ)' سے نوازا۔ اس اعزاز پر اظہار تشکر کرتے ہوئے ہائی کمشنر سائمن وونگ نے سنگاپور کی قیادت کا شکریہ ادا کیا اور یہ اعزاز بھارت میں اپنی ٹیم، دوستوں اور رہنمائی کرنے والی شخصیات کے نام کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں لکھا کہ گزشتہ شام صدر تھرمن شانموگرتنم کے ہاتھوں سنگاپور اور بھارت کے تعلقات کو آگے بڑھانے پر پبلک ایڈمنسٹریشن میڈل (گولڈ) حاصل کرنا ان کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ اعزاز اپنی ٹیم اور بھارت میں موجود اپنے دوستوں اور اساتذہ کے ساتھ بانٹتے ہیں۔ سنگاپور کے وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق 'پنگات ایڈمنسٹریشن عوام' (پبلک ایڈمنسٹریشن میڈل) ایک قومی اعزاز ہے، جس کا اجرا 1963 میں کیا گیا تھا۔ یہ اعزاز انتظامی امور میں غیر معمولی کارکردگی، قابلیت اور محنت کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ یہ تمغہ تین درجات میں دیا جاتا ہے، جن میں گولڈ (ایماس)، سلور (پیرک) اور برونز (کنگسا) شامل ہیں۔ حال ہی میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے منیلا میں 23 ویں بھارت۔ آسیان سربراہی اجلاس اور 21 ویں مشرقی ایشیا سربراہی اجلاس کے موقع پر سنگاپور کے وزیر اعظم لارنس وونگ سے ملاقات کی تھی، جس میں دونوں ممالک کے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا گیا اور سنگاپور کی آئندہ آسیان صدارت کے لیے بھارت کی مکمل حمایت کا یقین دلایا گیا۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق دونوں رہنماؤں نے جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے روڈ میپ پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا، جسے ستمبر 2025 میں سنگاپور کے وزیر اعظم کے دورۂ بھارت کے موقع پر منظور کیا گیا تھا۔ وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق رہنماؤں نے آٹھ ترجیحی شعبوں میں تعاون کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ ان شعبوں میں اقتصادی تعاون، ہنرمندی کی ترقی، ڈیجیٹلائزیشن، پائیدار ترقی، رابطوں کا فروغ، صحت اور ادویات، دفاع و سلامتی اور عوامی و ثقافتی روابط شامل ہیں۔ ملاقات کے دوران وزیر اعظم مودی اور ان کے سنگاپوری ہم منصب نے اہم علاقائی اور عالمی پیش رفت پر بھی اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ بھارت کی جانب سے آسیان کے ساتھ کثیر الجہتی تعاون کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے نریندر مودی نے سنگاپور کی آئندہ آسیان صدارت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس کی کامیابی کے لیے بھارت کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

انڈیا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر 2026 میں آیوش پویلین عوام کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا

نئی دہلی۔ 23 نومبر۔ ایم این این۔ وزارت آیوش 13 سے 27 نومبر تک نئی دہلی کے بھارت منڈپم کے ہال نمبر 2 میں منعقد ہونے والے 45 ویں انڈیا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر (آئی آئی ٹی ایف) (2026 میں ہندوستان کے متنوع روایتی طبی نظاموں کو پیش کر رہی ہے۔ آیوش پویلین میں طبی مشاورت، باہمی دلچسپی پر مبنی سرگرمیوں، روایتی غذائی پکوانوں، دواؤں کے پودوں کی نمائش اور معلوماتی پیشکشوں کے ذریعے زائرین کو ایک منفرد تجربہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ ان سرگرمیوں میں احتیاطی طبی نگہداشت اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینے میں آیوش نظاموں کی اہمیت کو اجاگر کیا جا رہا ہے۔ اس پویلین میں وزارت آیوش کے تحت کام کرنے والے اداروں اور تحقیقی کونسلوں کو ایک جگہ پیش کیا گیا ہے، جہاں روایتی علم کو روزمرہ کی صحت مند عادات سے جوڑنے والی مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ سی سی آر اے ایس سی اے آر آئی کی جانب سے آیوروید کے تحت بیرونی مریضوں کے لیے طبی مشاورت (او پی ڈی) اور پراکرتی پریکشا کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ احتیاطی طبی نگہداشت، صحت مند طرز زندگی اور آیوروید کے ذریعے صحت و تندرستی برقرار رکھنے سے متعلق معلومات بھی دی جا رہی ہیں۔ نئی دہلی کا آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف آیوروید (اے آئی آئی اے) اشوگندھا، شتاوری، ارجن، آملہ، بلدی اور گڈوچی سمیت عام طور پر استعمال ہونے والی جڑی بوٹیوں اور مصالحوں کی نمائش کر رہا ہے۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu